فرزندِ کعبہؑ

حجۃ الاسلام مولانا سید فدا حسین بخاری۔

علی الاعلیٰ عز وجل کے کارخانہ قدرت میں ایک ہی ''علی'' ہے جسے اس نے ۱۳ رجب المرجب ۳۰ عام الفیل بروز جمعہ خانہ کعبہ کے اندر اس وقت بھیجا، جب مادر امیر المومنین، فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا، اپنے جسم اطہر کو کعبہ کی دیوار کے ساتھ لگائے ہوئے اپنے ہاتھوں کو بلند کیے ہوئے، اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا کر رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں: بار الہا! میں تجھ پر، تیرے رسولوں ، تیری کتابوں پر اور اپنے جد ابراہیمؑ کی تصدیق کرتی ہوں اور تجھے واسطہ دیتی ہوں اس مولود کا جو میرے رحم میں ہے، میری مشکل آسان فرما۔ (مناقب آل ابی طالب ج ۲ صفحہ ۱۸۲)

ابھی دعائیہ کلمات ختم نہیں ہوئے تھے کہ کعبہ کی دیوار شق ہونا شروع ہوئی اور ہاتف غیبی کی آواز آئی: اے فاطمہ بنت اسد! کعبہ کے اندر تشریف لے آیئے۔ بی بی اندر داخل ہوئیں، دیوار واپس اپنی جگہ پہ آئی۔ اللہ تعالیٰ کی آیت کبریٰ کا ظہور، سیدہ فاطمہ بنت اسد کے پاکیزہ دامن میں متجلی ہوا، مولود کعبہ کو تولد کے تین روز بعد تک درگرامی علیؑ خداوند عالم کی مہمان رہیں۔ خلق خدا انتظار میں تھی کہ کب ولی اللہ، بیت اللہ سے باہر تشریف لاتا ہے۔ رسول خدا ﷺ اپنی رسالت کے گواہ کے استقبال میں خانہ خدا کی طرف بڑھے۔ مادر مہربان نے اپنے مولود کو ہاتھوں پر اٹھا کر باہر آنے کا ارادہ کیا تو کعبہ کی دیوار نے جوش مسرت سے الوداع کیا اور شگافتہ ہوگئی، باہر رسول کریم ﷺ منتظر تھے، جیسے ہی نصف نور دیگر نصف نور سے ملا، نور کامل ہوگیا، مولود کعبہ نے آنکھیں کھولیں، سلام کیا اور سورہ المومنون کی پہلی گیارہ آیتوں کی تلاوت کی۔ (امام علیؑ، علامہ قزوینی ص ۶۷)

فرمایا: بسم اللہ الرحمن الرحیم، قد افلح المومنون، الذین فی صلاتھم خاشعون۔

امام علیؑ کے فضائل و کمالات کے بارے میں رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اے علی! تیری قدر و منزلت اور مرتبے کو کما حقہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے یا میں جانتا ہوں، اگر مجھے ڈر نہ ہوتا کہ میری امت بھی اسی طرح کا عقیدہ پیدا کرلے جس طرح عیسائی لوگ، حضرت عیسیٰؑ کے متعلق گمان کرتے ہیں، تو میں تیرے وہ فضائل بیان کرتا کہ تو جس طرف جاتا لوگ تیرے قدموں کی خاک اُٹھا اُٹھا کر چومتے ''لقلت فیک الیوم مقالاً لا تمر بملاء منھم الا اخذوا التراب من تحت قدمیک''۔ (ارشاد مفید ج ۱، صفحہ ۱۰۳)

کوئی کیسے ایسی ہستی کی مدح وثناء بیان کرسکتا ہے کہ جس کی شان میں قرآن کی تین سو سے زائد آیتیں نازل ہوئی ہوں، جو دنیا میں آئے تو اللہ کے گھر اور دنیا سے جائے تو اللہ کے گھر سے۔

کس را میسر نشد این سعادت
بکعبہ ولادت، بمسجد شہادت

رسول کریم ﷺ کے دو معجزے ہیں قرآن اور علیؑ۔ قرآن لاریب ہے اور علیؑ بے عیب۔ جسطرح قرآن کریم کو پڑھنا، دیکھنا، سننا اور اس پر عمل کرنا ثواب ہے اور باعث نجات ہے، اسی رسول کریم ﷺ کی حدیث کے مطابق علیؑ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت، علیؑ کا ذکر کرنا عبادت اور علیؑ کی محبت دل میں رکھنا عبادت اور علیؑ کی سیرت پر عمل کرنا باعث نجات ہے۔

ایک اور حدیث کے مطابق: علی مع القرآن و القرآن مع علی۔ علیؑ قرآن کے ساتھ اور قرآن علی کے ساتھ ہے۔ ان دونوں میں جدائی نہیں ہے۔

مولا علیؑ کے علم کے متعلق سنی اور شیعہ دونوں کے ہاں رسول کریم ﷺ کی یہ مشہور حدیث: انا مدینۃ العلم و علی بابھا، فمن اراد العلم فلیأتھا من بابھا۔ میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں جو بھی علم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ دروازے سے آئے۔ (ینابیع المودہ صفحہ ۸۲)

بیشک اہل بیتؑ اور خصوصاً امیر المومنین علیؑ، رسول کریم ﷺ کے علوم کے وارث ہیں، آنحضورؐ کا ارشاد ہے: لا تعلموھم، فانھم اعلم منکم۔ ان (اہلبیتؑ) کو تعلیم دینے کی کوشش نہ کرنا، وہ تم سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ (غایۃ المرام، صفحہ ۲۶۵)

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: ان رسول اللہ علمنی الف باب و من کل باب یفتح الف باب، فذلک الف الف باب، حتی علمت ما کان و ما یکون الی یوم القیامۃ و علمت علم المنایا و البلایا و فصل الخطاب۔

بیشک رسول خدا نے مجھے علم کے ہزار باب عطا کیے اور میں ہر باب سے ہزار اور باب کھلتا گیا، یہاں تک کہ جو کچھ ہوا اور جو کچھ قیامت تک ہوگا، میرے علم میں ہے، موت اور مصائب کا علم اور حق کے ساتھ فیصلہ کرنے کا علم مجھے عطا کیا گیا ہے۔ حضرت امیر المومنینؑ اور اہلبیتؑ کا علم صرف اسی میں منحصر نہیں، بلکہ بصورت الہام وتحدیث بھی اضافہ ہوا ہے۔

شاعر شہید محسن نقوی نے کیا خوب کہا:

کعبہ ہے جس کی جائے ولادت وہ شیر خوار
مسجد میں پا گیا جو شہادت وہ تاجدار
بستر رسول کا ہے جسے وجہ افتخار
اب تک دل وجود پہ ہے جس کا اقتدار
جس کا کرم ہی چشمہ آب حیات ہے